

حیض اور عدت کا شمار؟ * شدید ڈپریشن میں طلاق؟

حیض کے خاتمے پر غسل سے قبل مباشرت کرنا؟

سوال: سورۃ البقرہ کی آیت ۲۲۲ یہ ہے: ﴿وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ﴾ یعنی حیض سے پاک ہو جانے کے بعد وطی کی اجازت دی گئی ہے۔ اس آیت کی رو سے کیا غسل کے بغیر مباشرت حرام ہے، جیسا کہ اکثر اسلاف اسی کے قائل ہیں یا پاک ہونے کا مطلب محض خونِ حیض کا بند ہو جانا ہے، اگرچہ عورت نے غسل نہ بھی کیا ہو؟ (حافظ عبداللہ سلفی، ملتان روڈ، لاہور)

جواب: جمہور اہل علم کا مسلک یہی ہے کہ انقطاعِ حیض کے بعد غسل سے فراغت کے بعد ہی بیوی سے وطی حلال ہوتی ہے۔ تاہم بعض سلف نے بایں صورت مخصوص مقام کو دھونے یا وضو وغیرہ کی صورت میں بھی وطی حلال قرار دی ہے۔ فقیہ ابن قدامہ نے المغنی (۴۲۰/۱) میں قرآنی الفاظ ﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ﴾ کی تفسیر ابن عباسؓ سے یوں نقل کی ہے: یعنی إذا اغتسلن ”جب عورت غسل کر لے“، اگرچہ حافظ ابن حزمؒ نے الْمُحَلَّى (۳۵۶، ۳۵۷/۱) میں دوسرا مسلک اختیار کیا ہے اور علامہ البانیؒ نے بھی آداب الزفاف (صفحہ ۴۸) میں اسی مسلک کو دلائل سے قریب تر قرار دیا ہے لیکن میرے نزدیک جمہور کا مسلک رائج ہے۔ احادیث فاطمہ بنت ابی حیش وغیرہ جو اس بارے میں صریح ہیں، سے بھی اسی امر کی تائید ہوتی ہے۔ دوسرا مذہب اضطرابی حالت پر محمول ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

اور امام ابوحنیفہؒ کا یہ قول کہ دس روز سے پہلے اگر عورت حیض سے پاک ہو جائے تو غسل کے بعد وطی کا جواز ہے اور اگر دس روز کے بعد فارغ ہو تو بلا غسل بھی وطی جائز ہے، حافظ ابن حزمؒ اور مفسر قرطبیؒ نے اس کو بلا دلیل قرار دیا ہے جس کی کوئی معقول وجہ نہیں۔

کیا حیض ختم ہو جانے کے باوجود غسل کرنے تک عدت برقرار رہتی ہے؟

سوال: کیا خون حیض بند ہونے کے بعد جب تک عورت غسل نہ کر لے، عدت پوری نہیں ہوتی اور خاوند کو رجوع کا حق رہتا ہے، اگرچہ کئی سال تک وہ غسل نہ کرے؟ کیا حنابلہ کا یہ موقف صحیح ہے یا حیض ختم ہوتے ہی غسل کئے بغیر ہی حق رجوع جاتا رہتا ہے؟

جواب: کیا اس بارے میں فقیہ ابن قدامہؒ نے المغنی (۲۰۴/۱) میں ابن حامد سے دو روایتیں ذکر کی ہیں۔ ایک یہی جس کا ذکر سوال میں ہے اور دوسری روایت یہ ہے کہ انقطاع دم سے ہی عدت پوری ہو جاتی ہے۔ انہوں نے پہلی روایت کو اختیار کیا ہے کیونکہ اکابر صحابہؓ کا مسلک یہی ہے، لیکن ترجیح دوسری روایت کو معلوم ہوتی ہے کیونکہ نص قرآنی کے مطابق تین قروء مکمل ہو چکے ہیں، اسی لئے تو غسل واجب ہوا ہے اور نماز روزہ بھی واجب ہو گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

قروء سے مراد حیض ہے یا طہر؟

سوال: سورۃ البقرہ کی آیت ۲۲۸ میں قروء سے مراد حیض ہے یا طہر؟ حنفیہ و حنابلہ نیز مالکیہ کے نزدیک بھی رائج قول یہی ہے کہ یہاں قروء سے مراد حیض ہے۔ خلفائے راشدینؓ اور حضرت ابن عباسؓ بھی اسی کے قائل ہیں۔

جواب: اس بارے میں سلف کا اختلاف ہے کہ یہاں قروء سے مراد حیض ہے یا طہر؟ صحابہ کرامؓ کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ قروء بمعنی طہر ہے اور امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی مذہب ہے۔ جبکہ دوسری طرف خلفائے اربعہؓ اور کثیر تعداد صحابہؓ اور تابعینؓ کا یہ قول ہے کہ قروء سے مراد حیض ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی مذہب ہے اور احمدؒ فرماتے ہیں کہ اکابر صحابہؓ اسی کے قائل ہیں کہ قروء بمعنی حیض ہے۔ لغوی طور پر لفظ قروء مشترک المعنی ہے اور علمائے لسان عرب اور فقہائے عظام کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ قروء کے معنی حیض اور طہر دونوں ہیں۔ جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ آیت قرآنی میں قروء سے مراد حیض ہے، ان کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ نبی ﷺ نے فاطمہ بنت ابی حیش سے فرمایا تھا: «دعی الصلوۃ ایام إقراءک» (دارقطنی: رقم ۸۳۴) یعنی ”ایام حیض میں نماز ترک کر دیا کرو۔“ اس سے یہ بات متعین ہو جاتی ہے کہ یہاں قروء سے مراد حیض ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: الشرح

المُقْنَع علی زاد المستقنع: ۱۰/۶۶۱ اور نیل الأوطار: ۶/۳۰۸

عدت کے خاتمے کے لئے حیض کا کس قدر خون آنا ضروری ہے؟

❁ سوال: عدت کے سلسلے میں حیض قرار دینے اور عدت میں شمار کرنے کے لئے کس قدر خون آنا ضروری ہے؟ یاد رہے مالکیہ کے نزدیک جب تک خون دن یا رات کے کسی قدر حصے میں نہ آئے اور شافعیہ و حنابلہ کے نزدیک جب تک خون ایک دن اور ایک رات یعنی ۲۴ گھنٹے تک نہ رہے، اسے عدت کے معاملے میں حیض قرار نہیں دیا جاسکتا۔

❁ جواب: واضح ہو کہ کم از کم حیض کے بارے میں کوئی صحیح حدیث وارد نہیں۔ لہذا سرخی مائل سیاہ خون حیض کا ہی خون ہے، چاہے تھوڑا ہو یا زیادہ۔ یہ عدت میں مؤثر ہوگا، اگرچہ فقہاء کے مذاہب مختلف ہیں۔ صحت کے قریب بات وہی ہے جو پہلے ہم نے ذکر کر دی ہے۔ واللہ اعلم

حیض یا طہر کے آغاز میں دی جانے والی طلاق پر عدت

❁ سوال: حیض جاری ہوئے لمحظ ہی ہوا تھا کہ مرد نے طلاق دے دی۔ یہ حیض عدت میں شمار ہوگا یا نہیں؟

❁ جواب: یہ حیض عدت میں شمار نہیں ہوگا، جیسا کہ المغنی کے متن میں ہے:

فعدتها ثلاث حیض غیر الحیضة التي طلقها فيها (۱۱/۱۹۷)

”عورت کی عدت تین حیض ہے، ماسوائے اس حیض کے جس میں اسے طلاق دی گئی۔“

❁ سوال: ایک آدمی نے طہر میں طلاق دی اور چند منٹ بعد ہی حیض جاری ہو گیا تو یہ طہر

عدت میں شمار ہوگا یا نہیں؟

❁ جواب: رائج مسلک کے مطابق عدت کا شمار حیض سے ہے، نہ کہ طہر سے اور جن لوگوں

کے نزدیک عدت کا شمار طہر سے ہے، ان کے ہاں اس طہر کا شمار ہونا چاہئے۔

حیض کی بے قاعدگی کی صورت میں عدت کا شمار؟

❁ سوال: جس عورت کو وقفے وقفے سے کئی ماہ تک مسلسل خون جاری رہے اور ایام حیض

کی مدت مقرر کرنا محال ہو جائے، وہ کتنے ماہ تک عدت میں رہے گی؟ ایسے ہی اگر عادت حیض